

145115- ایک لڑکے کو پسند کیا اور اس سے شادی کرنا چاہی لیکن لڑکے کے والدین نے انکار کیا تو اس نے لڑکی کو چھوڑ دیا اور لڑکی رب کو ملامت کرنے لگی

سوال

میری بہن کی سہیلی کہتی ہے کہ یونیورسٹی میں اس کے دوست نے اس سے شادی کرنا چاہی لیکن ابتدا میں اس نے انکار کر دیا، لیکن وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی، کیونکہ وہ متقی شخص تھا، وہ کہتی ہے وہ نماز کی پابندی کرتا تھا، اس لڑکی نے اللہ سے دعا کی اگر وہ اور نچ کلر کی قمیص پہن کر یونیورسٹی آیا تو یہ اللہ کی جانب سے اسے بطور خاوند قبول کرنے کی علامت ہے۔ اور اگر کسی وقت نہ ہی اور اس نے کسی طریقہ سے بات نہ کی تو یہ لمبائی صورت ہوگی، اور وہ ہوا جو وہ چاہتی تھی اور وہ لڑکی اس لڑکے سے دو برس تک بات چیت کرتی رہی لیکن اب لڑکے کے والدین انکار کرتے ہیں، اور وہ بھی اپنے والدین کی وجہ سے لڑکی کو چھوڑنا چاہتا ہے۔

میری بہن بہت روئی اور بیمار ہو گئی، اور اپنے ہوش کھو بیٹھی اور اللہ کو ملامت کرنے لگی، مجھے یہ بتائیں کہ میں کیا کروں، اور اسے کیا مشورہ دوں، کیا یہ شیطان کی جانب سے تو نہیں؟

پسندیدہ جواب

بلاشک و شبہ یہ شیطان کی جانب سے ہے، اور یونیورسٹی وغیرہ میں مرد و عورت کے اختلاط کا نتیجہ ہے، اگر ہر مسلمان مرد و عورت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم کی پابندی کرے اور عفت و عصمت اور حشمت اور حسن خلق اختیار کرے تو لوگوں کو ان کے دین اور دنیا میں وہ کچھ نہ پہنچے جو ان کے ساتھ ہو رہا ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”اخلاط والے سکول اور یونیورسٹیوں میں طالب علم کو اخلاط سے اجتناب کرنا چاہیے، اور وہ کوئی ایسا سکول اور یونیورسٹی تلاش کرے جس میں مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو؛ کیونکہ نوجوان لڑکوں کا نوجوان لڑکیوں کے قریب ہونا بہت زیادہ شر و فساد اور خرابی کا باعث ہے۔

اس لیے مومن پر واجب ہے کہ وہ ان امور کے ابتلاء میں پڑ جائے تو وہ اللہ کا تقویٰ اور ڈر اختیار کرے حتیٰ کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کے لیے کوئی مخرج اور نکلنے کی راہ بنا دے، اور وہ اپنی نظریں نیچے رکھے، اور لڑکیوں کی طرف دیکھنے اجتناب کرے یا پھر اس کی محاسن کی دیکھنے کی کوشش مت کرے، بلکہ وہ اپنی نظریں زمین پر رکھے، اور لڑکی کی جانب مت دیکھے، اور جب بھی اچانک سامنے آجائے تو وہ اپنی نظریں نیچے کر لے ”انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن باز (313/5)۔

مرد و عورت کے اختلاط کی حرمت کے دلائل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (1200) اور (8872) کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

اس مخالفت کا انجام یہ ہے کہ آج بہت سارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں حرام تعلقات عشق و محبت اور دوستی اور فحاشی کے اسباب میں پڑ گئے ہیں۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”کسی اجنبی عورت سے عشق کرنے میں اتنا بڑا فساد اور فتنہ ہے جسے اللہ رب العباد ہی شمار کر سکتا ہے، اور یہ ان بیماریوں میں شامل ہوتا ہے جو دین کو بھی خراب کر کے رکھ دیتی ہے اور پھر اس کی عقل خراب ہوتی ہے، اور پھر اس کا جسم ”انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاویٰ (132/10).

مزید آپ سوال نمبر (82010) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں.

عشق جن خراب معنوں کو پیدا کرتا ہے ان میں دل کے مادہ کا خراب ہونا شامل ہے، اور اسی طرح اس بیمار دل کے ارادہ شہوت کا نیچا ہونا، اور حرام طریقہ اور وسائل سے رغبت کا حصول بھی ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ پر یقین متزلزل ہو جاتا ہے، اور خواہش کے عدم حصول کی صورت میں اللہ کو ملامت کرنا بھی شامل ہے.

لہذا اس لڑکی یا یہ کہنا کہ: اگر وہ یونیورسٹی میں اور نج کلر کی فیمس پہن کر آیا تو یہ اللہ کی جانب سے اسے بطور خاوند قبول کرنے کی علامت ہوگی... الخ قصہ میں جو بیان کیا گیا ہے.

اس کے متعلق یہ کہا جائیگا: اور نج کلر کے لباس کا خاوند کی قبولیت اور عدم قبولیت میں کیا تعلق ہے، یا پھر اس کا یونیورسٹی میں آنے یا نہ آنے کا اس سے کیا تعلق ہے، یہ تو کاہنوں اور نجومیوں اور بدفالی کے زیادہ قریب ہے.

ہر مسلمان کے لیے تو مشروع یہ ہے کہ جب بھی اس کے دل میں کسی کام کے متعلق کچھ ہو اور خاص ان امور میں جس کی اس کی زندگی میں اہمیت ہو اور خطرہ ہو تو اس کے مشروع یہ ہے کہ وہ اس کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے استخارہ کرے، اور پورے اخلاص کے ساتھ اپنے رب سے رجوع کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے وہ طلب کرے جس میں اس کے ہدایت و توفیق ہو اور پھر وہ معاملہ اللہ کے سپرد کر دے، اور اللہ نے اس کے لیے جو اس کے مقدر میں کیا ہے اس پر راضی ہو جائے.

آپ استخارہ کے بارہ میں مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (11981) کے جواب کا مطالعہ کریں.

سوال میں بیان کیا گیا ہے کہ اس لڑکی نے اپنے رب کو ملامت کی: یہ سب سے برا اور شنیع فعل ہے جو اس لڑکی کی جانب سے بیان کیا گیا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اسے ہدایت دے، اور اس کی اصلاح فرمائے، اور اسے سچی توبہ کی توفیق دے.

اس نے اپنے آپ کی ملامت کیوں نہ کی کہ اس نے ایک اجنبی اور غیر محرم نوجوان سے دل لگایا اور اس کے ساتھ شرعی طور پر حرام تعلقات قائم کیے؟

اس نے اپنے آپ کو کیوں نہ ملامت کی کہ اس نے اپنا معاملہ اللہ کے سپرد نہیں کیا، جو علام الغیوب ہے، اور اللہ رب العالمین سے خیر طلب کرنے میں سچائی کیوں اختیار نہ کی؟!

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے:

”بندہ اپنے نفس کی ہی ملامت کرے، اور اپنے گناہ سے خوفزدہ ہو، اور اپنے رب کے علاوہ کسی سے امید مت رکھے!“

اس لڑکی کو اپنے پروردگار سے حسن ظن رکھنا چاہیے تھا کہ وہی و فضل و عطاء والا اور جمیل ہے، اگر ملامت کرنی ہی تھی تو اپنے نفس امارہ کو ملامت کرتی جو برائی کی حکم کرتا ہے، اسے اپنے دین اور اعتقاد کے خراب ہونے سے خوفزدہ ہونا چاہیے تھا، کہ کہیں اس کی دنیا و آخرت ہی تباہ نہ ہو جائے.

اس نے اپنے پروردگار کے بارہ میں سوء ظن رکھا اور رحیم و کریم اللہ ذوالجلال واکرام پر ملامت کرنے لگی، جو اہل ثنا و تعریف اور مجد و تقویٰ اور مغفرت والا ہے، اور وہ بھی ایسے معاملہ میں جس کے انجام سے وہ جاہل تھی، وہ نہیں جانتی کہ خیر کہاں اور برائی و شر کس میں ہے.

اس اور اس طرح کے معاملات تو الحمد للہ اور قدر اللہ و ماشاء اللہ فعل یعنی اللہ نے جو چاہا وہی ہو گا کتنا چاہیے، اور اس طرح کے دوسرے الفاظ جو اہل علم سے ثابت ہیں کہ اللہ کی رضا میں کئے جائیں.

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بری ہو، اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے﴾ البقرة (216).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

”مومن کا معاملہ بہت ہی عجیب ہے، اس کے سارے معاملات میں ہی خیر و بھلائی ہے، اور یہ مومن کے علاوہ کسی اور کے لیے نہیں بلکہ صرف مومن کے لیے ہی ہے، اگر اسے اچھائی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے یہ اس کے لیے بہتر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر اور خیر ہے“

صحیح مسلم حدیث نمبر (2999).

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”بندہ اپنے ہر اعتبار سے اپنے نفس کے لیے ہر طرح سے مصلحت نہیں چاہتا، چاہے وہ اس کے اسباب کو بھی جان لے، وہ جاہل اور ظالم ہے، اور اس کا پروردگار اس کی مصلحت چاہتا ہے اور اس کے لیے وہ اس کو اسباب بھی فراہم کرتا ہے، اور اس کا سب سے عظیم سبب یہ ہے کہ :

جسے بندہ ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس کی مصلحت اس میں جسے وہ ناپسند کرتا ہے، اس کے مقابلہ میں جسے وہ پسند کرتا ہے اس میں کئی گناہ زیادہ مصلحت ہے“ انتہی

دیکھیں : مدارج السالکین (205/2).

واللہ اعلم.